بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

تحفۂ رمضان

رمضان کیا ھے؟

رمضان کا مہینہ' قمری مہینوں میں نواں مہینہ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رمضان رمض سے مشتق ہے، اور رمض کے لغوی معنی جلا دینے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو گناہوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے، اس لئے اس کا نام رمضان ہوا۔

صوم (روزہ) کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں، اور اصطلاحِ شرع میں "طلوع صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے رکنے کا نام صوم ہے"۔ اور نیت اصل میں دل کے ارادہ کا نام ہے، لہذا زبان سے روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، البتہ کرلیں تو بہتر ہے۔

رمضان اور روزہ :

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے: ﴿ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن ﴾ اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تا کہ تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت کا حکم مسلمانوں کو ایک مثال سے دیا ہے کہ روزہ کی فرضیت صرف تمہارے ساتھ خاص نہیں بلکہ پچھلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا، اس سے روزہ کی خاص اہمیت معلوم ہوئی۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ میں اشارہ ہے کہ تقوی کی قوت حاصل کرنے میں روزہ کا بڑا اثر ہے کیونکہ روزہ سے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ایک ملکہ پیدا ہوتا ہے، وہی تقوی کی بنیاد ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کے ہر (نیک) عمل کا بدلہ ۱۰ گنا سے لے کر ۷۰۰ گنا تک دیا جاتا ہے، لیکن روزہ کا بدلہ میں خود ہی عطا کروں گا کیونکہ وہ میرے لئے ہے۔ دوسری روایت کے مطابق میں خود ہی روزہ کا بدلہ ہوں۔ انسان کھانے پینے اور جنسی شہوت سے صرف میری وجہ سے رکا رہتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں، ایک (وقتی) افطار کے وقت اور دوسری (دائمی) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔ (بخاری ومسلم) غرضیکہ اس حدیث قدسی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ روزہ کا بدلہ خود ہی عطا فرمائے گا، اور اتنا بدلہ دے گا کہ اس کو شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

رمضان کی اھمیت اور اس کی فضیلت:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان شریف کے متعلق میری امت کو خاص طور پر پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

(۳) جنت ہر روز ان کے لئے سجائی جاتی ہے۔

(۴) اس ماہ مبارک میں سرکش شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں۔

(۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا یہ شبِ مغفرت شبِ قدر ہی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہوتے ہی اسے مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (مسند احمد، بزاز، بیہقی، ابن حبان)

☆ حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے جہنم کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (بزاز، الترغیب والترہیب)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی اور تیسرے مظلوم کی۔ (مسند احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

☆ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہونچے اور وہ اسکو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین۔ (بخاری، صحیح ابن حبان، مسند حاکم، ترمذی، بیہقی)

رمضان اور قرآن کریم :

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص تعلق اور گہری خصوصیت حاصل ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک میں اس کا نازل ہونا، حضور اکرم ﷺ کا رمضان شریف میں تلاوتِ قرآن کا شغل نسبتاً زیادہ رکھنا، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا رمضان شریف میں نبی اکرم ﷺ کو قرآن کریم کا دور کرانا، تراویح میں ختم قرآن کا مسنون ہونا، صحابہ کرام اور بزرگان دین کا رمضان میں تلاوت کا خاص اہتمام کرنا، یہ سب امور اس خصوصیت کو بتلاتے ہیں۔ لہذا اس ماہ میں کثرت سے تلاوتِ قرآن میں مشغول رہنا چاہئے۔

تلاوت قرآن پاک کے ساتھ قرآن کریم کو علماء کرام کی صحبت میں رہ کر سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے خواہ روزانہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، تاکہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے واقفیت کے بعد اس پر عمل کرنا اور اس کو دوسروں تک پہونچانا ہمارے لئے آسان ہو۔

رمضان اور تراویح:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان (کی راتوں) میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نوٹ: تراویح کی تعدادِ رکعات میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ ۲۰ یا ۸ رکعات۔ البتہ یہ بات سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ حرمین (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے سے آج تک یعنی ۱۴۰۰ سال سے ۲۰ رکعت تراویح سے کم نہیں پڑھی گئیں، جیسا کہ مدینہ منورہ کے سابق قاضی اور مسجد نبوی کے مدرس شیخ عطیہ محمد سالمؒ نے اپنی کتاب ﴿التراویح اکثر من الف عام فی المسجد النبوی﴾ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔۔ نیز قرآن وحدیث کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ رمضان کی راتوں میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے، لہذا ۲۰ رکعت ہی کا اہتمام کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

سحری:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)

متعدد احادیث میں رات کے آخری وقت میں سحری کھانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ایک دو لقمے کھانے سے بھی سحری کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

افطار کے لئے کھجور یا پانی بہتر ہے :

☆ حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے روزہ افطار کرے، کیونکہ اسمیں برکت ہے۔ اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی نہایت پاکیزہ چیز ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے، اگر تر کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتی تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

روزہ افطار کرانے کا ثواب :

☆ حضرت زید بن خالد الجہنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اُس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اِس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مسند احمد)

☆ حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا ۔۔۔ اور اسمیں یہ بھی فرمایا: جس شخص نے اس رمضان المبارک کے مہینہ میں کسی روزہ دار کو (اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لئے روزہ) افطار کرایا تو اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔۔۔۔۔۔۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اُس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرادے۔۔۔۔ (بیہقی۔شعب الایمان)

رمضان اور شب قدر:

رمضان کی راتوں میں ایک رات' شبِ قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی خیر اور برکت کی رات ہے۔ جس میں عبادت کرنے کو قرآن کریم (سورۂ القدر) میں ہزار مہینوں سے افضل بتلایا گیا ہے۔ ہزار مہینے کے ۸۳ برس اور ۴ ماہ ہوتے ہیں۔ گویا اِس رات کی عبادت پوری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔ سورۂ القدر کی تفسیر کا خلاصہ یہ ہے:

بے شک ہم نے قرآن پاک کو شبِ قدر میں اتارا ہے یعنی قرآن شریف کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اِس رات میں اتارا ہے۔ آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ شب قدر کیسی بڑی چیز ہے۔ یعنی اس رات کی بڑائی اور فضیلت کا آپ کو علم بھی ہے، کتنی خوبیاں اور کس قدر فضائل اس میں ہیں، اس کے بعد چند فضائل کا ذکر فرماتے ہیں، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یعنی ہزار مہینوں تک عبادت کرنے کا جتنا ثواب ہے اس سے زیادہ شبِ قدر کی عبادت کا ہے، اور کتنا زیادہ ہے؟ یہ اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اس رات میں فرشتے اترتے ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ اور یہ خیر و برکت فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔

وضاحت: اختلافِ مطالع کے سبب مختلف ملکوں اور شہروں میں شبِ قدر مختلف راتوں میں ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں، کیونکہ ہر جگہ کے اعتبار سے جو رات شبِ قدر قرار پائے گی اُس جگہ اُسی رات میں شبِ قدر کی برکات حاصل ہوں گی ان شاءاللہ۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم) کھڑے ہونے کا مطلب: نماز پڑھنا، تلاوتِ قرآن اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہونا ہے۔ ثواب کی امید رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ شہرت اور دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ خالص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے عمل کیا جائے۔

☆ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا سارے ہی خیر سے محروم رہ گیا، اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہی ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔ (بخاری) (مذکورہ حدیث کے مطابق، شب قدر کی تلاش ۲۱ ویں، ۲۳ ویں، ۲۵ ویں، ۲۷ ویں، ۲۹ ویں راتوں میں کرنا چاہئے)۔

☆ حضرت عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟ حضور نے ارشاد فرمایا: پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی (اے اللہ! تو بیشک معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو، پس معاف فرمادے مجھے بھی۔ (مسند احمد، ابن ماجہ، ترمذی)

رمضان اور اعتکاف:

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر محلّہ کی مسجد میں ایک دو آدمی اعتکاف کرلیں تو پورے محلّہ کی طرف سے ذمہ داری ادا ہوجائے گی۔ آخری عشرہ کے اعتکاف کے لئے بیس رمضان کو سورج ڈوبنے سے پہلے مسجد میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اعتکاف کا اصل مقصد شب قدر کی عبادت کو حاصل کرنا ہے، جسکی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ حضور اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال پورے ماہ رمضان کا اعتکاف فرمایا، جبکہ آخری رمضان میں آپ ﷺ نے ۲۰ روز کا اعتکاف فرمایا۔

رمضان کا اہتمام نہ کرنے والوں کے لئے:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (شرعی) اجازت اور مرض کی (مجبوری) کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا، (اگر وہ ساری) عمر (بھی) روزے رکھے تب بھی اس کی فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی ہے۔ (مسند احمد،

ترمذی، ابوداؤد)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں، اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ (ابن ماجہ، نسائی)

اِس مبارک ماہ میں مندرجہ ذیل اعمال کا خاص اہتمام کرنا چاھئے:

☆ فرض نمازوں کا اہتمام۔

☆ دن میں روزہ رکھنا۔

☆ نمازِ تراویح کی ادائیگی۔

☆ قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام۔

☆ اگر مال میں زکوٰۃ واجب ہے تو اس کا حساب لگا کر زکوٰۃ کی ادائیگی، کیونکہ رمضان میں ستر گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

☆ حسبِ سہولت عمرہ کی ادائیگی، کیونکہ رمضان میں عمرہ کی ادائیگی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (حدیث)۔

☆ سنت اور نفل نمازوں کی پابندی۔

☆ نمازِ تہجد کی ادائیگی، خاص کر آخری عشرہ میں۔

☆ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف، اگر سہولت سے ممکن ہو۔

☆ دعاؤں کا اہتمام۔

☆ اللہ کا ذکر، اور دیگر نیک اعمال کی ادائیگی۔

☆ دوسروں کو بھی نیک اعمال کی ترغیب دینا۔

☆ گناہوں سے بچنا، اور دوسروں کو بھی حکمت کے ساتھ منع کرنا۔

☆ رمضان کے آخر یا عیدالفطر کی صبح کو صدقۂ فطر کی ادائیگی۔

روزہ سے متعلق چند اھم مسائل:

☆ حیض اُس خون کا نام ہے جو عورت کو عموماً ہر ماہ کم از کم ۳ دن، اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ دن تک آتا ہے۔

☆ نفاس اُس خون کا نام ہے جو عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد زیادہ سے زیادہ ۴۰ دن تک آتا ہے۔

☆ اِن دَونوں حالتوں میں عورت روزہ نہیں رکھ سکتی ہے۔ بلکہ اُس کو رمضان کے بعد اِن دَونوں حالتوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کی

قضا کرنی ہوگی۔ روزہ کا فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا۔

☆ نماز اور روزہ میں تھوڑا فرق ہے کہ اِن دَونوں حالتوں میں عورتوں کے لئے نماز بالکل ہی معاف ہے، یعنی نماز کی کوئی قضا بھی نہیں ہے۔ لیکن رمضان کے روزہ کی بعد میں قضا ہے۔

☆ اِن دونوں حالتوں میں عورت قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرسکتی ہے، البتہ اللہ کا ذکر کرسکتی ہے۔

☆ حیض ونفاس کا خون شروع ہوجانے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، یعنی روزہ رکھنے کے بعد اگر کسی عورت کو ماہواری آجائے تو اُس کا روزہ فاسد ہوجائے گا مگر عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ شام تک روزہ دار کی طرح کھانے پینے سے رکی رہے۔

☆ اگر کوئی عورت دن میں کسی وقت حیض ونفاس سے پاک ہوجائے تو اس کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ شام تک کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ البتہ غسل سے فارغ ہوجائے تاکہ اگلے دن سے روزہ شروع کرے۔

☆ حیض ونفاس والی عورت اگر رمضان میں سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو اُس پر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد ہی غسل کرے۔

☆ بعض خواتین رمضان میں عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا استعمال کرلیتی ہیں تاکہ رمضان میں روزے رکھتی رہیں، بعد میں قضا کی دشواری نہ آئے، تو شرعی اعتبار سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ نفاس کا خون اگر ۴۰ دن سے کم مثلاً ۲۰ یا ۳۰ دن میں بند ہوجائے، تو عورت کو چاہئے کہ غسل کرکے نماز اور روزہ شروع کردے۔ ۴۰ دن کا انتظار کرنا غلط ہے۔ البتہ اگر کمزوری بہت زیادہ ہے تو روزہ نہ رکھے۔

☆ روزہ کی حالت میں عورت کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی ہے۔ لیکن اگر منہ کے اندر پہنچنے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔

☆ بیوی کے ساتھ بوس وکنار کرنے میں صرف چند قطرے رطوبت (مذی) نکل جائیں تو اُس سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی، لیکن بہتر یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار ہونے سے بچیں۔

☆ روزہ میں بیوی سے باقاعدہ ہم بستری نہیں کی ہے بلکہ صرف بوس وکنار ہونے یا ساتھ لیٹنے کی وجہ سے انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے ساتھ ایک روزہ کی قضاء کرنی ہوگی۔ (یاد رہے کہ رمضان کے ایک روزہ کی فضیلت پورے سال روزہ رکھ کر بھی حاصل نہیں کی جاسکتی ہے)۔

☆ اگر رمضان کے روزے کی حالت میں قصداً باقاعدہ صحبت کرلی ہے تو دونوں میاں بیوی پر ایک ایک روزہ کی قضا کے ساتھ، ہر ایک کو مسلسل ۶۰ دن کے روزے رکھنے ہوں گے، روزہ کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں ہر ایک کو ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا۔

☆ حمل کی وجہ سے اگر روزہ رکھنا دشوار ہے تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، لیکن رمضان کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔ روزوں کا فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا۔

☆ اگر کسی عورت یا مرد کے ذمہ غسل کرنا واجب ہے اور سحری کا وقت ختم ہو گیا، تو کوئی حرج نہیں۔ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔ اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆ روزہ کی حالت میں سوتے ہوئے اگر احتلام ہو جائے تو روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی، روزہ بدستور باقی رہتا ہے، البتہ غسل کرنا واجب ہے۔

☆ ایسا مریض جس کو روزہ رکھنے سے نا قابل برداشت تکلیف پہونچے، یا مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو یا وہ شرعی مسافر ہے تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر اس کو اپنے چھوٹے ہوئے روزوں کی دوسرے دنوں میں قضا کرنا ضروری ہے، خواہ مسلسل کرے یا متفرق طور پر۔

☆ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہوں، اُن کے لئے بھی ضروری ہے کہ رمضان المبارک میں کھلّم کھلاّ کھانے پینے سے بچیں، اور بظاہر روزہ داروں کی طرح رہیں۔

☆ جن لوگوں پر روزہ فرض ہے، پھر کسی وجہ سے ان کا روزہ فاسد ہو جائے تو اُن پر واجب ہے کہ دن کے باقی حصے میں روزہ داروں کی طرح رہیں۔ اور کھانے پینے اور جنسی افعال سے پرہیز کریں۔

☆ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

☆ خود بخود بلا قصد قے ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

خلاصہ:

میرے عزیز بھائیو! ہمارے بعض دوست واحباب و متعلقین گزشتہ رمضان میں حیات تھے انہوں نے ہمارے ساتھ رمضان المبارک کے روزہ رکھے، تراویح پڑھیں۔۔۔۔۔لیکن اب وہ دنیوی زندگی کو الوداع کہہ چکے ہیں۔ آئندہ رمضان تک کون حیات رہے گا، اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ لہذا اس مبارک ماہ کے ایک ایک لمحہ کی قدر کریں۔ وقت کو یوں ہی ضائع نہ کر دیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ راتوں میں تراویح اور تہجد پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کا خاص اہتمام رکھیں کیونکہ اس ماہ میں ہر نیکی کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اہل اسلام کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند اور شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ ہر روز ملائکہ کے ذریعہ آواز لگوائی جاتی ہے کہ اے طالب خیر! سامنے آ اور متوجہ ہو۔ اے طالب شر! بس کر گناہوں سے، تائب ہو کر طاعت اور نیکی کی زندگی کو اختیار کر۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeebqasmi@yahoo.com)